بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون نمبر ۲۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۳

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم چہارشنبہ

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۶/۲۱	۲۱ فتح ۱۳۴۵ ہش ۔ ۲۰ رمضان المبارک ۱۳۸۶ھ ۔ ۲۱ دسمبر ۱۹۶۶ء	نمبر ۲۸۸

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام

بہت نیک وہی ہے جو بہت دُعا کرتا ہے

سب حاجتیں بغیر شرم کے خدا سے مانگو کہ اصل معطی وہی ہے

"تم خدا تعالےٰ کے ملنے کی صراطِ مستقیم تلاش کرو اور دعا کرو کہ یا الٰہی مَیں تیرا گنہگار بندہ ہوں اور افتادہ ہوں میری راہ نمائی کر۔ ادنیٰ اور اعلیٰ سب حاجتیں بغیر شرم کے خدا سے مانگو کہ اصل معطی وہی ہے۔ بہت نیک وہی ہے جو بہت دعا کرتا ہے۔ کیونکہ اگر کسی بخیل کے دروازہ پر سوالی ہر روز جا کر سوال کرے گا تو آخر ایک دن اس کو بھی شرم آ جاویگی۔ پھر خدا تعالےٰ سے مانگنے والا جو بے شُل کریم ہے کیوں نہ پائے۔ پس مانگنے والا کبھی نہ کبھی ضرور پا لیتا ہے۔ نماز کا دوسرا نام دعا بھی ہے جیسے فرمایا اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ پھر فرمایا وَاِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ۔ جب میرا بندہ میری بابت سوال کرے۔ پس میں بہت ہی قریب ہوں۔ میں پکارنے والے کی دعا کو قبول کرتا ہوں جب وہ پکارتا ہے بعض لوگ اس کی ذات پر شک کرتے ہیں۔ پس میری ہستی کا نشان یہ ہے کہ تم مجھے پکارو۔ اور مجھ سے مانگو۔ میں تمہیں پکارونگا اور جواب دونگا اور تمہیں یاد کرونگا۔ اگر یہ کہو کہ ہم پکارتے ہیں پر وہ جواب نہیں دیتا۔ تو دیکھو کہ تم ایک جگہ کھڑے ہو کر ایک ایسے شخص کو جو تم سے بہت دُور ہے پکارتے ہو اور تمہارے اپنے کانوں میں کچھ نقص ہے۔ وہ شخص تو تمہاری آواز سنکر تم کو جواب دیگا۔ مگر جب وہ دُور سے جواب دیگا تو تم بباعث بہرہ پن کے سن نہیں سکو گے۔ پس جوں جوں تمہارے درمیانی پردے اور حجاب اور دوری دور ہوتی جائیگی تو تم ضرور آواز کو سنو گے۔ جب سے دنیا کی پیدائش ہوئی ہے اس بات کا ثبوت چلا آتا ہے کہ وہ اپنے خاص بندوں سے ہمکلام ہوتا ہے۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو رفتہ رفتہ بالکل یہ بات نابود ہو جاتی کہ اس کی ہستی ہے بھی۔ پس خدا تعالےٰ کی ہستی کے ثبوت کا سب سے زبردست ذریعہ یہی ہے کہ ہم اس کی آواز کو سُن لیں۔ یا دیدار یا گفتار۔ پس آجکل کا گفتار قائم مقام ہے دیدار کا۔ ہاں جب تک خدا کے اور اس سائل کے درمیان کوئی حجاب ہے اس وقت تک ہم سُن نہیں سکتے۔ جب درمیانی پردہ اٹھ جائیگا تو اس کی آواز سنائی دیگی۔"

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۲۲۶، ۲۲۷)

اخبار احمدیہ

○ ربوہ ۲۰ دسمبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

○ ربوہ ۲۰ دسمبر (۱۷ رمضان) یکم رمضان سے مسجد مبارک میں نماز تراویح رات کے آخری حصہ میں ادا کی جاتی رہی تھی۔ آج سے مسجد مبارک میں بھی تراویح کی نماز عشاء کے بعد ہوا کریگی۔

○ ربوہ — حضرت سیدہ اُم مظفر احمد صاحبہ مدظلہا مطلع فرماتی ہیں کہ لاہور میں آپ کی نواسی جو مرزا سلیم احمد صاحب کی بیٹی اور محترم مرزا رشید احمد صاحب کی پوتی ہے کی آنکھ پر چوٹ لگی ہے۔ جس سے آنکھ کو ضعف پہنچنے کا احتمال ہے۔ احباب جماعت رمضان کے بابرکت ایام میں خاص توجہ سے دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل و کرم سے عزیزہ کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

○ محترم حاجی جنود اللہ صاحب ڈینٹل سرجن سرگودھا چھ سات سال سے بعارضہ قلب بیمار ہیں۔ آج کل وہ بہت کمزور ہو گئے ہیں۔ دوستوں سے درخواست ہے کہ رمضان المبارک کے مہینہ میں خاص طور پر دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ انہیں صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

سید بشیر احمد دواخانہ خدمت خلق ربوہ

جامعہ احمدیہ میں انگریزی استاد کی ضرورت

جامعہ احمدیہ میں انگریزی پڑھانے کے لئے فوری طور پر ایک استاد کی ضرورت ہے۔ تجربہ کار احباب کو ترجیح دی جائیگی۔ خواہشمند احباب اپنی درخواستیں وکالت دیوان تحریک جدید کو بھجوا دیں۔ تعلیمی کوائف اور سندات کی نقول بھی شامل کریں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ

مورخہ ۱۱، ۱۲، ۱۳ جنوری ۱۹۶۷ء بروز جمعرات، جمعہ، ہفتہ بمقام ربوہ منعقد ہوگا احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس بابرکت جلسہ میں شامل ہوں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۱ دسمبر ۱۹۶۷ء

عظیم الشّان علمی نشان

(۴)

ہم نے الفضل کی گزشتہ اشاعتوں میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق دو عظیم الشان نشان پیش کئے ہیں۔ ایک نشان جو ایک کئی پیشگوئیوں پر مشتمل ہے۔ جو آپ کے مشن کے غلبہ کے متعلق ہیں ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کے اشتہار میں شائع ہوا ہے۔ دراصل یہ نشان حضور کی بعثت کے اغراض اور ان کے ہمہ گیر غلبہ و فتح و رحمت کا نشان ہے۔ اور اس لحاظ سے بنیادی حیثیت رکھتا ہے۔

دوسرا نشان جس کا ہم نے ذکر کیا ہے وہ آپ کے مضمون اسلامی اصول کی فلاسفی کے سب پر بالا رہنے کا نشان ہے۔ جس کی خبر مذاہب کے جلسۂ اعظم کے انعقاد سے کئی دن پہلے آپ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے دی گئی تھی اور آپ نے ۲۱ دسمبر کو بذریعہ اشتہار لوگوں کو اس کی اطلاع دے دی تھی۔ حالانکہ جلسہ مذاہب ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر کو ہونا قرار پایا تھا۔ اور انہی تقریروں کو ایک دن ۲۹ دسمبر کا بڑھا کر انعقاد پذیر ہوا تھا۔

دراصل یہ علمی نشان اسی عظیم الشان بنیادی نشان کا علمی نمونہ ہے۔ جو اس شان و شوکت سے دکھایا گیا ہے۔ ۲۰ فروری کے اشتہار میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ

"سو قدرت اور رحمت اور قربت کا نشان تجھے دیا جاتا ہے فضل اور احسان کا نشان تجھے عطا ہوتا ہے اور فتح اور ظفر کی کلید تجھے ملتی ہے۔ اے مظفر تجھ پر سلام۔ خدا نے یہ کہا۔ تا وہ جو زندگی کے خواہاں ہیں موت کے پنجہ سے نجات پاویں۔ اور وہ جو قبروں میں دبے پڑے ہیں باہر آویں۔ اور تا دینِ اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو اور تا حق اپنی تمام برکتوں کے ساتھ آ جائے اور باطل اپنی تمام نحوستوں کے ساتھ بھاگ جائے۔ اور تا لوگ سمجھیں کہ میں قادر ہوں جو چاہتا ہوں کرتا ہوں اور تا وہ یقین لائیں کہ میں تیرے ساتھ ہوں اور تا انہیں جو خدا کے وجود پر ایمان نہیں لاتے۔ اور خدا کے دین اور اس کی کتاب اور اس کے پاک رسول محمد مصطفیٰؐ کو انکار اور تکذیب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں ایک کھلی نشانی ملے۔ اور مجرموں کی راہ ظاہر ہو جائے۔"

(تذکرہ صفحہ ۱۴۲)

ان الفاظ میں اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو فتح و ظفر کی بشارت دی ہے۔ چنانچہ آگے چل کر اسی خبر میں وہ پیشگوئیاں ہیں جو آپ کی ذات سے اور آپ کی ذریت اور آپ کے خالص اور دلی محبوں کے گروہ کے ساتھ وابستہ ہیں۔

غلبہ میں دو فریق لازمی ہیں ایک غالب اور دوسرا مغلوب چنانچہ ۲۰ فروری کے اشتہار میں اس کی دو مثالیں دی گئی ہیں۔ اوّل یہ کہ آپ کے اپنے چچیری بھائیوں کی جڑ کاٹی جائے گی۔ دوسرے آپ کی جماعت کے مقابل لوگوں پر آپ کی جماعت غالب آئے گی۔ چچیری بھائیوں کی جڑ کٹنے کی پیشگوئی لفظ بلفظ پوری ہو چکی ہے بلکہ اس کا یہ حصہ بھی پورا ہو چکا ہے کہ

"اگر وہ رجوع کریں گے تو خدا رحم کے ساتھ رجوع کرے گا۔"

چنانچہ حقیقت یہ ہے کہ چچیری بھائیوں کی بعض اولاد نے رجوع کیا اور اللہ تعالیٰ نے ان پر رحم کیا۔ خیر ہم یہاں یہ دکھانا چاہتے ہیں کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے جلسۂ مذاہب اعظم میں آپ کے مضمون کو سب پر بالا کر کے آپ کو فتح دی اور آپ کا غلبہ دکھایا۔ ہم نے گزشتہ اداریوں میں نہایت معتبر اور چشم دید شہادت سے ثابت کیا ہے کہ آپ نے ۲۰ دسمبر ۱۸۹۶ء کو اپنے مضمون کے غالب آنے کی پیشگوئی فرمائی وہ حرف بحرف پوری ہوئی۔ اور اس جلسہ میں جتنے مضامین خواہ کسی مذہب کے وکیل نے پڑھے سب پر آپ کا مضمون فائق رہا۔

(باقی)

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

اَلْتَمِسُوْهَا فِی الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ

(۱) عن ابن عباس رضی اللہ عنہما ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال التمسوھا فی العشر الاواخر من رمضان لیلۃ القدر فی تاسعۃ تبقٰی فی سابعۃ تبقٰی فی خامسۃ تبقٰی

ترجمہ۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ لیلۃ القدر کو رمضان کے آخری عشرہ میں تلاش کرو۔ انتیسویں تاریخ کو یا ستائیسویں یا پچیسویں تاریخ میں

(۲) وعنہ رضی اللہ عنہ فی روایۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھی فی العشر الاواخر فی تسع یمضین او فی سبع یبقین یعنی لیلۃ القدر

ترجمہ۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لیلۃ القدر آخری عشرہ میں ہوتی ہے۔ انتیسویں یا ستائیسویں تاریخ میں۔ (بخاری باب فضل لیلۃ القدر)

قطعہ

اگر غافل ہوں میں میرے خدا بخش!
اگر مجرم ہوں میں میری سزا بخش!
تیری محفل کا ہوں ادنیٰ مغنّی
ہنر کی داد دے سہو و خطا بخش!

سید احمد اعجاز

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب کا کینیڈا میں ورود

ملاقاتوں اور تقاریر کے ذریعے اسلام اور قرآن پاک کی صداقت کا اظہار

(محترم میاں عطاء اللہ صاحب ایڈووکیٹ از کینیڈا)

محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب مورخہ ۷، ۸، ۹ر اکتوبر کو مانٹریال میں تشریف لائے جو کہ کینیڈا کا سب سے بڑا شہر ہے تا کینیڈا کی صد سالہ ثقافتی نمائش دیکھیں۔ نمائش دیکھنے پر تو آپ نے زیادہ وقت صرف نہیں فرمایا آپ کا بیشتر وقت خدا کے فضل سے اعلائے کلمۂ حق میں گزرا جس کا اہالیان مانٹریال پر بہت اچھا اثر ہوا۔ آپ نے ان دنوں مکرم چوہدری عبد اللطیف صاحب ایم۔ایس سی (ابن چوہدری عبد الرحیم صاحب ریٹائرڈ۔ایس۔ڈی۔او۔اسلامیہ پارک لاہور) کے پاس قیام فرمایا جنہوں نے شہر کے مختلف احباب سے ملاقات کرائی۔ سوالات و جوابات کے سلسلے سے بہت سے لوگ مستفیض ہوئے۔

۹ر اکتوبر کی شام کو آپ ٹورنٹو تشریف لائے۔ یہاں ٹورنٹو یونیورسٹی میں ایک بین الاقوامی تلقین و تدریس (Teach-in) پروگرام تھا جو ۷ر اکتوبر سے ۲۲ر اکتوبر تک رہا اور اس میں بہت سے بین الاقوامی شہرت کے مقررین شامل ہوئے۔

محترم چوہدری صاحب ۹ر اکتوبر کی شام کو یہاں پر پہنچتے ہی اس مجلس کے انتظامیہ پروگرام میں شمولیت کے لئے تشریف لے گئے اور ۹ بجے شام کو اپنی جائے قیام پر پہنچے۔ آپ کا قیام زیر انتظام ٹورنٹو یونیورسٹی تھا۔ آپ نے ۹ بجے سے تقریباً گیارہ بجے تک جماعت احمدیہ ٹورنٹو کے احباب کو شرفِ ملاقات بخشا۔ دوستوں نے بہت سے سوالات کئے جن کے انہیں اطمینان بخش جوابات ملے۔ اگلے دن بھی آپ تین بجے تک مصروف رہے اور سوا چار بجے اپنی جائے قیام سے نیویارک کے لئے سفر اختیار فرمایا۔

آپ ۱۷ر نومبر کی شام کو پھر یہاں پہنچے۔ یہاں پاکستان سٹوڈنٹس یونین اور مسلم سٹوڈنٹس یونین اور انٹرنیشنل سٹوڈنٹس سنٹر کی تین مختلف تنظیمات ہیں۔

چوہدری صاحب کی آمد پر انہیں جب اطلاع دی گئی تو انہوں نے اس خواہش کا اظہار کیا کہ آپ کے لیکچروں کا انتظام کیا جائے۔ ہر چند کہ آپ Teach-in کے پروگرام میں بہت مصروف تھے پھر بھی آپ نے وقت نکالا اور ایک لیکچر آپ نے پاکستان سٹوڈنٹس یونین کے زیرِ انتظام "اقوامِ متحدہ اور پاکستان" کے عنوان پر دیا۔ حاضری بہت تھی تقریر کے بعد بہت سے سوالات کئے گئے جن کے آپ نے تسلی بخش جوابات دئے۔ دوسری تقریر ۱۹ر اکتوبر کو "امنِ عالم دوراہے پر" کے عنوان کے ماتحت کی جس کا مسلم سٹوڈنٹس یونین اور جماعتِ احمدیہ ٹورنٹو نے مل کر انتظام کیا۔ حاضری پہلے سے بھی زیادہ تھی۔ سوا گھنٹہ کی تقریر کے بعد بہت سے سوالات کئے گئے۔ آپ نے قرآن کریم کی سورہ معارج میں جو آخری زمانہ میں ایٹم اور ہائیڈروجن بم اور کوبالٹ کی تباہی کا نقشہ کھینچا گیا ہے اسے وضاحت سے بیان کیا اور قرآن کریم کی آخری تین سورتوں میں ان ایجادات کے فوائد کی طرف جو توجہ دلائی گئی ہے اور تباہی سے بچنے کے لئے جو دعا سکھائی گئی ہے اسے بیان کیا۔ اور اسی طرح وہ انذار جو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے برِّ اعظم یورپ کو کیا ہے اس کو یہاں بھی آپ نے دہرا دیا۔ حضرت چوہدری صاحب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح کا وہ پیغام جو انگلینڈ میں چھپا ہے ساتھ ہی لائے ہوئے تھے جو تقسیم کیا گیا۔

محترم چوہدری صاحب نے ہر تقریر میں یہ واضح کیا کہ وہ مسلمان ہیں اسلئے تمام سچائیوں کا منبع ان کے لئے قرآن کریم ہے اس لئے وہ اپنی ہر بات قرآن کریم سے پیش کریں گے۔ اس طرح آپ نے قرآن کریم کثرت سے پیش کیا۔

چوہدری صاحب محترم Teach-in کے سارے پروگرام میں شامل ہوتے رہے اور آپ کی موجودگی سے اسلامی نقطۂ نگاہ کی حفاظت ہوتی رہی۔ جہاں کہیں کسی امر کا اسلام کی طرف سے جواب ضروری ہوتا۔ آپ نے اس امر کو پوری طرح واضح فرمایا۔ بعض مقررین پر تو آپ کی موجودگی کا بہت ہی اچھا اثر پڑتا رہا اور کوئی بھی مقرر اسلام کے خلاف کوئی بات نہ کہہ سکا۔ آپ کے جوابات فکر انگیز اور خیال پرور ہوتے تھے۔

ان تقاریر کے علاوہ آپ نے ملاقات کے مواقع بھی دئے اور ان مواقع پر بھی آپ کا وقت تبلیغِ حق اور نصائح میں صرف ہوتا رہا۔ یہاں کے سب سے زیادہ شائع ہونے والے روزنامہ Toronto Star کے مذاہب کے کالم نویس کو بھی آپ نے ملاقات کا موقع دیا جو ڈیڑھ گھنٹہ جاری رہی۔ یہ شخص بڑا ذہین اور دیگر ادیان سے بھی خاصی واقفیت رکھتا ہے اسے اسلام کا لٹریچر پہلے سے دیا جاتا رہا ہے۔ اس ملاقات کے بعد اس نے مورخہ ۲۴ر اکتوبر کو ایک شذرہ سپردِ قلم کیا۔

۲۲ر اکتوبر کو آپ احمدی دوست شیخ منظور الحسن صاحب کے ہاں ٹورنٹو سے ۷۰ میل دور تشریف لے گئے۔ صاحب مذکور نے ایک خواب دیکھا تھا کہ آپ ان کے ہاں گئے ہیں۔ آپ نے اس خواب کو پورا کرنے کے لئے وہاں جانا پسند فرمایا۔ وہاں ایک اور خاندان بھی تھا جن کے ساتھ آپ کے آج سے پچپن سال پہلے تعلقات ہوتے تھے ان سے بھی ٹیلیفون پر گفتگو فرمائی کیونکہ صاحب خانہ گھر پر نہ تھے۔ وہاں سے ایک بجے واپس تشریف لے آئے اور باقی پروگرام میں حصہ لیا۔ اس دن آپ کی تقریر بھی تھی جو بڑی توجہ سے سُنی گئی۔ پانچ بجے اس پروگرام سے فراغت ہوئی تو کچھ دوستوں کو بلایا گیا چنانچہ ان کے ساتھ احمدیت کے متعلق آخری وقت تک جبکہ ہوائی اڈہ پر پہنچنے کا پیغام آیا۔ آپ گفتگو فرماتے رہے۔

ایک صاحب لڑ گارڈن نیلر جو ریڈیو اور ٹی وی سے متعلق ہیں ایک گفتگو ہوئی جو T.V پر بھی آئی۔ حضرت چوہدری صاحب کے اور بھی انٹرویو ریڈیو اور ٹی وی پر یہاں نشر ہوئے اور مانٹریال کے اخبارات نے بھی نوٹ لکھے۔ آپ ایک مخلص احمدی دوست شیخ منظور الحسن صاحب کے ہاں بھی اپنے قیام کینیڈا کے دوران تشریف لے گئے تھے۔ شیخ صاحب کے ہاں چند دن قبل لڑکا ہوا تھا حضرت چوہدری صاحب نے اس بچہ کو گود میں لے کر اس کے کان میں اذان اور اقامت کہی اس کا نام رکھا اور مجمع سمیت دعا بھی کرائی تھی۔

حضرت چوہدری صاحب کی آمد سے یہاں اسلام کے حق میں ایک رَو پیدا ہو گئی ہے خدا تعالےٰ اس سے پورا فائدہ اٹھانے کی توفیق دے۔

خاکسار
عطاء اللہ عفا اللہ عنہ

اولاد کی تربیت

- اولاد کی تربیت ایک بڑا اہم اور ضروری فریضہ ہے اور تربیت کے لئے دینی واقفیت کی ضرورت ہے۔
- آپ الفضل ایسے دینی اخبار کا خطبہ نمبر یا روزانہ پرچہ جاری کروا کر اپنی اولاد کی صحیح تربیت کا ایک مستقل سامان کر سکتے ہیں۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

تحریکِ جدید ——— ایک عظیم الشّان دینی تحریک

(مکرم ماسٹر محمدّ اعظم صاحب ربوہ)

کیا ہی خوش قسمت اور نیک بخت وہ لوگ ہیں جو خندہ پیشانی اور فراخ دلی سے تحریک جدید میں حصہ لیتے ہیں اور قرآن کریم کے حکم کے مطابق اپنے لئے جنت قریب کر لیتے ہیں۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ جس نے بھی اپنی مالی استطاعت کے مطابق اس میں چندہ دیا۔ ہم نے کبھی اس کے مال میں کمی آتے نہیں دیکھا۔ دو ایک مثالیں نہیں ہزاروں مخلصین جماعت اس امر کے شاہد ہیں ...

آپ کو ایسی قربانی کرنے والے مخلصین بھی نظر آئیں گے جنہوں نے ایک سال تو اس میں پچھدیا دو صد چندہ دیا اور یہ چندہ بھی اس کی استطاعت سے بڑھ کر معلوم ہوتا تھا لیکن اگلے سال اس تحریک کے شاندار نتائج دیکھ کر اور بڑھتی ہوئی ضروریات کا احساس کرتے ہوئے اپنی مالی قربانی میں اس قدر اضافہ کیا کہ ۱۰۰۰ روپیہ چندہ دے کر معاونین خاص میں شامل ہو گئے کیا آپ خیال کر سکتے ہیں کہ اب اس کے مال میں -/۹۰۰ کی کمی آجائے گی؟ ہرگز نہیں۔ یہ توفیق اُسے کیسے ملی کہ ایک سال میں اس نے اپنا وعدہ اس قدر بڑھا دیا؟ اتنی قربانی کرنے کے لئے اسے مال کہاں سے مل گیا۔ یہ سب کچھ اللہ تعالےٰ کی طرف سے ملا جس نے تحریکِ جدید کے چندہ کی برکت سے اس کے رزق میں غیر معمولی اضافہ کر دیا۔ اس لئے اس نے خیال کیا کہ یہ مال میرا ہرگز نہیں اللہ تعالےٰ نے ہی دیا ہے۔ کیوں نہ یوں اس کو بڑھاتا چلا جاؤں کہ اسے خدا تعالےٰ کے موعودہ بنک میں جمع کراؤں اور خدا تعالےٰ سے تجارت کروں اس طریق پر جس کی کہ خود اللہ تعالےٰ نے اپنے کلام مجید میں ہدایت فرمائی ہے (سورۃ صف) لہٰذا وہ دین کو دنیا پر مقدم کرتے ہوئے اپنے مال کو اللہ تعالےٰ کی راہ میں لگاتا ہے اور اس طرح وہ مال بڑھتا چلا جاتا ہے۔ تحریک جدید کے مجاہدین میں اللہ تعالےٰ کی طرف سے مال بڑھانے کی ہزاروں مثالیں موجود ہیں انہوں نے اللہ تعالےٰ کی راہ میں مال دیا اللہ تعالےٰ نے ان کا مال غیر معمولی طور پر بڑھا دیا۔ اُن کی آمد میں برکت رکھ دی اور جب ان کا مال بڑھا تو ساتھ ہی ان کا اخلاص و ایمان بھی بڑھا جس کی وجہ سے وہ ہزارہا روپیہ کے وعدے کرتے چلے جاتے ہیں اور اسی قدر ان کے مال بڑھتے چلے گئے اور بعض مخلصین اس سے بھی زیادہ قربانی کر رہے ہیں۔ مگر یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ ابھی بہت سے کمزور لوگ بھی ہیں جو اس مقدس تحریک میں شامل تو ہیں مگر بہت کم وعدہ کرکے۔ حالانکہ انہیں چاہئیے کہ وہ بھی آگے آئیں اور دل کھول کر اللہ تعالےٰ کی ذات پر یقین رکھتے ہوئے کہ وہ اپنے بندے کا مال لیتا ہے اور پھر بڑھاتا چلا جاتا ہے اس میں چندہ دیں۔

تحریکات دو قسم کی ہوا کرتی ہیں ایک وہ تحریک جسے چند افراد ذاتی مفاد حاصل کرنے کے لئے جاری کرتے ہیں۔ دوسری تحریک اللہ تعالےٰ کی طرف سے جاری کی جاتی ہے جو سراسر معاشرہ کی اصلاح اور عوام الناس کے مفاد کے لئے ہوتی ہے۔ ہر زمانہ کی تاریخ گواہ ہے کہ آخر وہی تحریک کامیاب ہوئی جو محض اللہ تعالےٰ کی خاطر اللہ تعالےٰ کی طرف سے جاری کی گئی۔ تحریک جدید کے بارے میں سیدنا حضرت المصلح الموعودؓ نے فرمایا ہے کہ یہ "الہامی تحریک" ہے اگر حضرت مصلح موعودؓ اس تحریک کو اپنی طرف سے جاری فرماتے تب بھی اس کی بڑی اہمیت تھی۔ مگر حضورؓ نے فرمایا کہ یہ "الہامی تحریک" ہے۔ اس سے جہاں اس تحریک کی اہمیت اور بڑھ گئی وہاں ہماری ذمہ داری میں بھی بہت اضافہ ہو گیا۔ اس میں ہر رنگ میں حصہ لینا اور تحریک جدید کے تقاضوں کو بطریق احسن پورا کرنا ہمارے فرائض میں شامل ہو جاتا ہے۔ ہم گواہ ہیں بلکہ ایک دنیا گواہ ہے کہ اس تحریک جدید نے شاندار نتائج دکھائے۔ ان اعلیٰ و ارفع نتائج کو دیکھ کر ہم تو اللہ تعالےٰ کے فضل سے پہلے سے زیادہ اس یقین پر قائم ہو جاتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ کی نصرت ہمیں حاصل ہے۔ مگر مخالف بڑا حیران ہوتا ہے کہ کس طرح یہ لوگ باوجود ہماری شدید مخالفت کے کامیاب و کامران ہوتے چلے جاتے ہیں۔

سیدنا و امامنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے اپنے دورۂ یورپ میں شدت سے مشاہدہ فرمایا ہے کہ یورپی قومیں اب ہر طرف سے مایوس ہو کر اسلام کی طرف متوجہ ہو رہی ہیں حضور چاہتے ہیں کہ ہم ہر وقت تیار رہیں اور اس قابل ہو جائیں کہ جب وہ قومیں ہمیں پکاریں ہم ان کی مدد کے لئے تیار ہوں۔ ہم میں مالی قربانیوں کا جذبہ اور ولولہ ہو اور مسابقت کی عدیم المثال روح ہو۔ اور ہم ان کو علمِ دین سکھا سکیں۔ حضرت سیدنا المصلح الموعودؓ نے ہمیں قربانیوں میں بڑھنے کی ان الفاظ میں تاکید فرمائی تھی کہ:۔

"پس میں نوجوانوں اور خصوصاً ان نوجوانوں کو جو مجلس خدام الاحمدیہ میں داخل ہو چکے ہیں ہوشیار کرتا ہوں کہ وہ اپنے مقام اور فرائض کو پہچانیں اور اپنے اندر ایسا تغیر پیدا کریں کہ ان کو پہلے لوگوں سے کم ایمان دار قرار نہ دیا جا سکے ان کی آگ پہلوں سے زیادہ جوش والی ہونی چاہیئے۔ ان کے شعلے پہلوں سے زیادہ ہونے چاہئیں۔ اُن کی رفتار پہلوں سے زیادہ تیز ہونی چاہیئے۔"

پھر فرمایا:۔

"نیکی میں جتنی جلدی کی جائے اتنا ہی ثواب زیادہ ہوتا ہے۔ ایک دن کا ثواب بھی معمولی چیز نہیں کہ چھوڑا جائے۔ جو لوگ ملازمت میں ایک دن پہلے شامل ہوتے ہیں وہ ساری عمر سینئر رہتے ہیں۔ اسی طرح یہ سمجھ لو کہ خدا کے انعام پہلے اس پر ہوں گے جو پہلے شامل ہوتا ہے۔"

اب ذرا تحریک جدید کے نتائج کو دیکھئے کہ ہماری قربانیاں کیا رنگ لائی ہیں اور ان قربانیوں سے جو روحانی باغ تیار ہو رہا ہے اُسے کیسے میٹھے! کیسے لذیذ! کیسے دلکش! روح افزا اور روح پرور پھل لگ رہے ہیں۔ ہمارے پیارے نبی سیدنا حضرت سرورِ کونین خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخیاں کرنے والوں میں سے ہزاروں ایسے افراد پیدا کر دیئے جو حضور پر اب ہر وقت درود بھیجنے میں مصروف ہیں۔ یہ سب سے بڑا پھل اور سب سے لذیذ پھل ہے تحریک جدید کا۔ پھر اس کفرگڑھ میں سینکڑوں مساجد کا بن جانا دوسرا بہت بڑا پھل ہے جہاں سے اللہ اکبر کی روح پرور صدائیں بلند ہوتی ہیں۔ پھر قرآن کریم کا درجنوں زبانوں میں تراجم ہونا اور ہزاروں کی تعداد میں شائع ہونا ایک اور عظیم الشان پھل ہے جسے ساری دنیا میں تقسیم کیا جا رہا ہے۔ ضلالت و گمراہی میں ڈوبی ہوئی اقوام اس عظیم نورانی پھل کو کھا کر نور کی طرف آ رہی ہیں۔

میں یہاں خصوصاً ان سے مخاطب ہوں جو اس تحریک میں رسمی طور پر شریک ہوتے ہیں یا شومیٔ قسمت سے وہ شریک ہی نہیں۔ اللہ تعالےٰ نے ہمیں اس مامور کی جماعت میں شامل فرمایا جس کی پیشگوئی کئی نبی کرتے رہے۔ اللہ تعالےٰ کا کتنا بڑا احسان ہے ہم پر۔ جتنا کوئی آدمی بڑا یعنی معزز ہو اتنا ہی اس کے فرائض اور ذمہ داریاں بڑی اہم ہوتی ہیں۔ ہماری ذمہ داریوں میں سے ایک اہم ذمہ داری تحریکِ جدید کے نظام کو مستحکم سے مستحکم کرتے چلے جانا بھی ہے۔ سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

"میں سمجھتا ہوں کہ وہ ہر شخص جو اپنے اندر ایمان کا ذرہ بھی رکھتا ہے میری اس تحریک پر آگے آئے گا اور وہ شخص جو خدا تعالےٰ کے نمائندہ کی آواز پر کان نہیں دھرے گا اُس کا ایمان کھویا جائے گا۔"

خاکسار
ملک محمد اعظم
ناظم تحریک جدید مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ

وقف عارضی کے واقفین کی فہرست

(قسط نمبر ۳)

نمبر		نام	مقام	ضلع
۱۳۹۰	مکرم	محمد اسحاق صاحب	گوجرہ	لائل پور
۱۳۹۱	"	ظفر احمد صاحب	شیخ پور	ملتان
۱۳۹۲	"	اقبال احمد صاحب نجم	دارالرحمت وسطی	ربوہ
۱۳۹۳	"	ناصر احمد صاحب خشق	دارالصدر غربی	"
۱۳۹۴	"	اعجاز احمد صاحب المحمود		لائلپور
۱۳۹۵	"	غلام احمد صاحب خادم	چک ۶/ ج ب	"
۱۳۹۶	"	ماسٹر محمد شفیع صاحب	گھسیٹ پور	"
۱۳۹۷	"	ظفر اقبال احمد صاحب	جامعہ احمدیہ	ربوہ
۱۳۹۸	"	منظفر احمد صاحب منعقد	دارالصدر	"
۱۳۹۹	"	عبدالشکور صاحب جاوید	جامعہ احمدیہ	"
۱۴۰۰	"	عبدالغنی صاحب زاہد	"	"
۱۴۰۱	"	محمد اختر صاحب اکبر آباد	حیدر آباد سندھ	
۱۴۰۲	"	عبدالعزیز صاحب چک ۲۷/۸ کا چھیلو		نقر پارکر سندھ
۱۴۰۳	"	محمد صدیق صاحب	"	"
۱۴۰۴	"	ثناء اللہ صاحب	چک ۶/۱۱ ایل	ساہیوال
۱۴۰۵	"	سرفراز احمد صاحب چیمہ	جامعہ احمدیہ	ربوہ
۱۴۰۶	"	رشید احمد صاحب	"	"
۱۴۰۷	"	محمد صدیق صاحب ٹیچر	چک ۱۳۲ جنوبی	سرگودھا
۱۴۰۸	"	چوہدری عنایت اللہ صاحب	۲۹ جنوبی	"
۱۴۰۹	"	ظہور احمد صاحب	ادرحز	"
۱۴۱۰	"	محمد یوسف صاحب	چک ۱۵/ ۲۲ شمالی	"
۱۴۱۱	"	محمد شفیع صاحب ٹیلا ملز	چک ۱۹/۹ جنوبی	"
۱۴۱۲	"	قریشی بشیر احمد صاحب	محب پور	"
۱۴۱۳	"	عبدالرشید صاحب	سیٹلائٹ ٹاؤن	"
۱۴۱۴	"	نظام الدین صاحب	چک ۱۵۲ شمالی	"
۱۴۱۵	"	ماسٹر اقبال سعید صاحب	تعلیم الاسلام ہائی سکول	"
۱۴۱۶	"	خدا بخش صاحب	گولیانہ زار	"
۱۴۱۷	"	سلطان اکبر صاحب لیکچرار	تعلیم الاسلام کالج	"
۱۴۱۸	"	منظور الٰہی صاحب	احمد آباد اسٹیٹ	تھرپارکر سندھ
۱۴۱۹	"	چوہدری بشیر محمد صاحب	دارالنصر غربی	ربوہ
۱۴۲۰	"	رشید احمد صاحب باجوہ	چک ۳۳ جنوبی	سرگودھا
۱۴۲۱	"	احمد خان صاحب تنویر		ربوہ
۱۴۲۲	"	ماسٹر عبدالرشید صاحب	کرہ فدی	ضلع خیرپور
۱۴۲۳	"	عبدالمجید صاحب	"	"
۱۴۲۴	"	ملک احمد حیات صاحب	احمد آباد جنوبی	
۱۴۲۵	"	ملک محمود احمد صاحب	کرشن نگر	لاہور
۱۴۲۶	"	چوہدری بشیر احمد صاحب	ناصر آباد اسٹیٹ	تھرپارکر سندھ
۱۴۲۷	"	چوہدری لال الدین صاحب		ربوہ
۱۴۲۸	"	لطیف احمد صاحب مہر		کوئٹہ
۱۴۲۹	"	ڈاکٹر ریاض احمد صاحب باجوہ	احمد آباد اسٹیٹ	تھرپارکر سندھ
۱۴۳۰	"	عزیز احمد صاحب انڈونیشین	جامعہ احمدیہ	ربوہ
۱۴۳۱	"	حامد کریم صاحب	"	"
۱۴۳۲	"	چوہدری نبی بخش صاحب	قمر آباد	
۱۴۳۳	"	اللہ بخش صاحب	گول چکر	میرپور خاص

(نائب ناظر اصلاح و ارشاد)

(باقی)

محترم شیخ محمد افضل صاحب پٹیالوی کی وفات

(مکرم ڈاکٹر محمد احمد صاحب ابن حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب مرحوم)

ربوہ — حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مخلص صحابی محترم شیخ محمد افضل صاحب پٹیالوی مورخہ ۱۱ دسمبر ۱۹۶۷ء بروز سوموار بعمر قریباً ۸۵ سال ۲ بجے صبح لاہور میں انتقال فرما گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

ان کے دو فرزند مکرم نثار احمد صاحب و مکرم امیر احمد صاحب اسی روز تین بجے بعد دوپہر الشیخ صاحب مرحوم کی نعش لاہور سے ربوہ لائے۔ جہاں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نمازِ عصر کے بعد نمازِ جنازہ پڑھائی جس میں احباب کثیر تعداد میں شامل ہوئے۔ بعد ازاں جنازہ مقبرہ بہشتی لے جایا گیا۔ اور قطعۂ صحابہ میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ قبر تیار ہونے پر محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل نے دعا کروائی۔

محترم شیخ صاحبؓ میرے والد محترم حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب کے بچپن کے دوست تھے کیونکہ ہمارے آباؤ اجداد کے محترم شیخ صاحب مرحوم کے آباؤ اجداد کے ساتھ خاندانی تعلقات پہلے سے چلے آ رہے تھے۔ آٹھویں جماعت تک سکول میں اکٹھے تعلیم حاصل کی والد صاحب میٹرک کا امتحان پاس کرنے کے بعد ۱۹۰۱ء میں لاہور میں میڈیکل سکول میں داخل ہو گئے۔ اور محترم شیخ صاحب پولیس میں سب انسپکٹر کے عہدہ پر ریاست پٹیالہ میں ہی متعین ہو گئے۔ آپ نے اور والد صاحب نے ۱۹۰۵ء میں اکٹھے قادیان کا سفر کیا اور وہاں جا کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھ پر دستی بیعت کی (اس سے قبل دونوں دوستوں نے بذریعہ خط ۱۹۰۲ء میں حضور علیہ السلام کی بیعت کی تھی۔ ان میں میاں خدا بخش صاحب مرحوم المعروف مومن جی بھی شامل تھے۔ آپ تینوں کے نام اخبار الحکم ۱۷ جون ۱۹۰۲ء میں شائع شدہ موجود ہیں)

محترم شیخ صاحب مرحوم اور والد صاحبؓ کی دوستی آخیر وقت تک اللہ تعالیٰ کے فضل سے قائم رہی۔ شیخ صاحب مرحوم کئی سالوں سے بیمار چلے آ رہے تھے اور لاہور میں صاحب فراش تھے۔ چنانچہ فروری ۱۹۶۵ء میں جب کہ وہ صاحب فراش تھے والد صاحبؓ مجھے لے کر اُن کی عیادت کے لئے لاہور گئے۔ والد صاحب بھی اُن کی ملاقات کے لئے تڑپتے تھے اور وہ بھی والد صاحب کی یاد سے رو پڑتے۔ چنانچہ دونوں دوستوں کی ملاقات ہوئی۔ پھر حضرت والد صاحبؓ نے ان کے لئے علاج تجویز کیا اور خدا تعالیٰ کے فضل سے صحت میں ترقی ہونے لگی۔ غالباً اسی سال یا اس سے اگلے سال دوبارہ ملاقات ہوئی تو شیخ صاحب دو لیٹے تھے۔ خط و کتابت کے ذریعہ اکثر ملاقات رہتی ہی تھی۔ اللہ تعالیٰ کی عجیب حکمت ہے کہ یہ تینوں دوست بچپن سے لے کر آخیر وقت دنیا میں دوستی نباہتے رہے اور جب واپسی کا وقت آیا تو تینوں نے ایک ہی سال میں جام وصال نوش کیا۔ یعنی پہلے حضرت والد صاحب (وفات ۱۳ اپریل ۱۹۶۷ء) پھر میاں خدا بخش صاحب مومن جی (وفات ۲۶ مئی ۱۹۶۷ء) اور پھر محترم شیخ محمد افضل صاحب (وفات ۱۱ دسمبر ۱۹۶۷ء) یکے بعد دیگرے وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

جیسا کہ یہ تینوں دوست اس دُنیا میں اکٹھے رہے اور اپنی دوستی نباہتے رہے۔ اسی طرح آخرت میں بھی اپنی دوستی نباہنے کے لئے زمانہ قریب میں اکٹھے ہو گئے۔ ان دوستوں کے باہمی تعلق کا اس سے بھی اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ مرحوم کے لڑکے مکرم امیر احمد صاحب نے بتایا کہ جب سے حضرت ڈاکٹر صاحب فوت ہوئے ہیں محترم شیخ صاحب مرحوم کو قریباً روزانہ ہی وہ انہیں خواب میں ملتے رہتے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت صاحب مرحوم کے جنت الفردوس کے درجات بلند فرمائے اور ان کی اولاد اور دیگر عزیز و اقارب کا حامی و ناصر ہو۔ آمین

احباب رمضان المبارک کے ان مبارک ایام میں میرے والد حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب مرحوم کے لئے بھی دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں بلند سے بلند تر درجات عطا فرمائے اور ہم سب کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دے۔ آمین

ہر احمدی گھرانے کو بچوں کا رسالہ "تشحیذ الاذہان" ضرور منگوانا چاہیئے

وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تا کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں اور ان وصایا کو جو نمبر دئے جا رہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دئے جائیں گے۔ ۲۔ وصیت کنندگان۔ سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۱۹۱۰۴

میں سردار بیگم زوجہ خورشید احمد صاحب قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر ۴۰ سال بیعت ۱۹۴۲ء ساکن گھنوکے ججہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۶۷-۱۰-۱۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر ۳۲۰/- بذمہ خاوند زیور کوئی نہیں نا مساعد حالات کی بنا پر خرچ کر چکی ہوں۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ: نشان انگوٹھا سردار بیگم اہلیہ خورشید احمد

گواہ شد:۔ خورشید احمد خاوند موصیہ

گواہ شد:۔ محمد حلیم قائد مجلس خدام الاحمدیہ گھنوکے ججہ

مسل نمبر ۱۹۱۰۵

میں محمد شریف ولد مولا داد صاحب قوم بٹ ججہ پیشہ زراعت عمر ۷۰ سال بیعت پیدائشی ساکن گھنوکے ججہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۶۷-۱۰-۱۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ جو میری ملکیت میں ہے۔ زرعی اراضی ۵ کنال مالیتی ۱۰۰۰/- روپیہ

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۷۰۰/- روپے سالانہ آمد ہے۔ میں تا زیست اپنی آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:۔ محمد شریف ولد مولا داد بٹ گھنوکے ججہ ڈاکخانہ قلعہ صوبہ سنگھ براستہ بدوملہی ضلع سیالکوٹ

گواہ شد:۔ خورشید احمد سیکرٹری مال گھنوکے ججہ

گواہ شد:۔ حکیم محمد رشید صدر جماعت احمدیہ گھنوکے ججہ۔

مسل نمبر ۱۹۱۰۶

میں حبیب بی بی زوجہ میاں نور دین صاحب قوم راول پیشہ خانہ داری عمر ۵۵ سال بیعت ۱۹۴۲ء ساکن گھنوکے ججہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۶۷-۱۰-۱۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر ۵۰۰/- روپے بذمہ خاوند۔ زیور کوئی نہیں نامساعد حالات کی بنا پر خرچ ہو چکا ہے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ:۔ نشان انگوٹھا حبیب بی بی گھنوکے ججہ سیالکوٹ۔

گواہ شد خورشید احمد سیکرٹری مال گھنوکے ججہ۔ گواہ شد:۔ نور دین خاوند موصیہ۔

مسل نمبر ۱۹۱۰۷

میں عبدالرشید ولد محمد ابراہیم قوم بٹ پیشہ ملازمت عمر ۶۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چونڈہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۶۷-۹-۲۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

ایک مکان واقعہ چونڈہ جس کے ۱/۲ حصہ کا میں مالک ہوں۔ ۱/۲ دوسرے دو بھائیوں کا ہے۔ جس کی اندازاً قیمت مبلغ ۳۰۰۰/- روپیہ ہے۔ اور دیگر حصہ مکان کی قیمت ۱۰۰۰/- روپیہ ہے۔

اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اسکے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۱۱۳/- روپے ماہوار آمد ہے۔ میں تا زیست اپنی آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:۔ عبدالرشید ولد محمد ابراہیم بٹ امیر جماعت احمدیہ چونڈہ ضلع سیالکوٹ

گواہ شد:۔ ملک محمد اقبال ولد ملک محمد شفیع چونڈہ۔

گواہ شد:۔ محمد اکرام بٹ ولد عبداللہ بٹ چونڈہ۔

مسل نمبر ۱۹۱۰۸

میں محمد اسلم باجوہ ولد چوہدری فیض احمد صاحب قوم باجوہ پیشہ تعلیم عمر ۲۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالذکر ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۲/۱۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ مجھے اس وقت ۲۰/- روپے ماہوار جیب خرچ ملتا ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے

العبد:۔ محمد اسلم باجوہ۔ دارالذکر حال فضل عمر ہوسٹل۔ ٹی آئی کالج ربوہ

گواہ شد:۔ غلام رسول شاکر انسپکٹر بیت المال ربوہ۔ گواہ شد:۔ سرفراز خان شاد فضل عمر ہوسٹل ربوہ

مسل نمبر ۱۹۱۰۹

میں بشیر احمد ملک ولد ملک محمد عبداللہ صاحب مرحوم قوم ملک کشمیری پیشہ دوکانداری عمر ۳۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چونڈہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۶۷-۹-۲۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ ایک دوکان واقعہ چونڈہ وارڈ نمبر ۸ مالیتی اندازاً ۱۵۰۰/- روپیہ۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں۔ تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۵۰/- روپے ماہوار آمد ہے۔ میں تا زیست اپنی آمد کا جو بھی ہو گی۔ ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:۔ ملک بشیر احمد چونڈہ ضلع سیالکوٹ

گواہ شد: ملک محمد اقبال مرحمی ۱۷۴۳۸ چونڈہ۔ گواہ شد عبدالرشید صدر جماعت احمدیہ چونڈہ۔

مسل نمبر ۱۹۱۱۰

میں قریشی برکات احمد خالد ولد محمود احمد قریشی مرحوم قوم قریشی فاروقی پیشہ طالبعلمی عمر ۲۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ڈسکہ کلاں ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۶۷-۸-۲۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:۔ مکان واقعہ نسبت روڈ ڈسکہ کلاں مالیتی ۱۰۰۰/- نصف حصہ

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میری وفات پر میرا جو میرا ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۰/- روپے بطور جیب خرچ ملتے ہیں میں تا زیست اپنی آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن پاکستان ربوہ کرتا ہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد:۔ قریشی برکات احمد قریشی ہاؤس ڈسکہ کلاں ضلع سیالکوٹ۔ گواہ شد:۔ بشیر احمد آف سیکرٹری مال جماعت احمدیہ ڈسکہ کلاں۔ گواہ شد:۔ سارہ احمد طارق قریشی ہاؤس ڈسکہ کلاں۔

مشہور کشمیری رہنما چوہدری غلام عباس انتقال کر گئے

راولپنڈی ۱۹ر دسمبر۔ تحریک آزادی کشمیر کے ممتاز رہنما چوہدری غلام عباس طویل علالت کے بعد کل انتقال کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون مرحوم کی عمر ۶۳ سال تھی ڈاکٹروں نے ان کی زندگی سے مایوسی کا اظہار کر دیا تھا۔ وہ تمام رات موت وحیات کی کشمکش میں مبتلا رہے۔ صبح ہوتے ہی ان کی حالت بگڑ گئی۔ اور گیارہ بج کر ۵ منٹ پر وہ وفات پا گئے۔ مرحوم معدہ کے سرطان میں مبتلا تھے۔ ان کو دو ہفتہ قبل کمبائنڈ ملٹری ہسپتال میں داخل کیا گیا تھا۔ حکومت کشمیر نے مرحوم کا دو دن تک سرکاری طور پر سوگ منانے کا اعلان کیا ہے اس دوران آزاد کشمیر کا پرچم سرنگوں رہے گا۔ صدر آزاد کشمیر مسٹر عبدالحمید خان چوہدری صاحب کی نماز جنازہ میں شرکت کے لئے مظفرآباد سے راولپنڈی پہنچ گئے۔

دعائے مغفرت

مکرم مبارک احمد صاحب ایم اے ابن چوہدری امام دین صاحب چک ۹۳ - ٹی ڈی اے پروفیسر گورنمنٹ کالج مورخہ ۲۹/۱۱/۶۷ کو دو ماہ بیمار رہ کر نشتر میڈیکل ہسپتال ملتان میں فوت ہو گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم بہت نیک صوم وصلوٰۃ کے پابند ہر ایک سے اخلاق سے پیش آتے تھے اور بہت ہی خوبیوں کے مالک تھے۔ والدین کے اکلوتے بیٹے تھے۔ بوڑھے والدین کے لئے یہ صدمہ بہت جانگداز ہے جب کہ مرحوم کی کوئی اولاد بھی نہیں چھوڑی۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اس کے والدین اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ (بشارت احمد کوثر معلم وقف جدید)

شکریہ احباب

محترم والد مرحوم حضرت ملک محمد نصر اللہ خان صاحب ریٹائرڈ انسپکٹر آف سکولز کی وفات کے بارہ میں مجھے اور دیگر اہل خانہ کو ہمدردی کے خطوط بکثرت موصول ہو رہے ہیں میں اور افراد خانہ ان سب احباب کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں جنہوں نے ہمیں اپنی ہمدردی اور خلوص سے نوازا نیز خاکسار عاجزانہ درخواست دعا کرتا ہے کہ خدا تعالیٰ ان کے بلندی درجات کی دعا فرمادیں نیز پس ماندگان کے لئے بھی دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ ان کا حافظ وناصر ہو اور ان کے نقش پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے آمین (خاکسار ملک صفی اللہ خان لیبارٹری اسسٹنٹ پی۔ ڈبلیو آر جنرل ہسپتال کراچی)

عازمین حج توجہ فرمائیں

حسب سابق امسال بھی خاکسار ان دوستوں کو حج کے متعلق مفصل معلومات بہم پہنچانے کے لئے حاضر ہے جنہیں حج پر جانے کے لئے اجازت مل گئی ہے ابھی تک صرف ایک دوست یعنی مکرم ڈاکٹر غلام اللہ صاحب چوہدری لپشادر کی طرف سے ایسی اطلاع ملی ہے۔ اللہ تعالیٰ جملہ عازمین حج کی سعی قبول فرمائے اور بخیریت وبابرکت مراجعت سے نوازے۔ ڈاکٹر صاحب موصوف ماہ فروری ۶۸ء میں بذریعہ ہوائی جہاز انشاء اللہ حج کے لئے روانہ ہوں گے۔ قارئین الفضل سے ان کے لئے دعا کی درخواست ہے

(شبیر احمد۔ وکیل المال اول تحریک جدید)

ضروری اعلان:- احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ جلسہ سالانہ کے موقع پر بہت سے احباب ایام جلسہ میں جہاں جلسہ کی برکات سے مستفیض ہوتے ہیں وہاں وہ اپنے عزیزان کے نکاحوں کا اعلان بھی ربوہ میں کرتے ہیں ایسے احباب کے لئے گزارش ہے کہ وہ دفتر رشتہ ناطہ سے جلسہ سالانہ پر آنے سے پہلے ہم سے فارم منگوالیں۔ انہیں سرکاری فارم سٹیمپ کے ساتھ پر کرکے لائیں۔ ان پر امیر یا پریذیڈنٹ کی تصدیق بھی ضروری ہے۔ فارم کی تکمیل میں کوئی نقص نہیں رہنا چاہئے فارم کے ساتھ مرسلہ ہدایات کی پابندی کی جانی ضروری ہے۔ (انچارج شعبہ رشتہ ناطہ)

سرمہ نور والوں کا
نورانی کاجل
آنکھوں کی خوبصورتی اور صفائی کے لئے بہترین تحفہ
قیمت ایک روپیہ ۲۵ پیسے

قادیان کا تیار کردہ مشہور عالم اور بے نظیر تحفہ
سرمہ نور رجسٹرڈ
اطباء، ڈاکٹروں، سادھوؤں اور بڑے بڑے بزرگوں کا پسندیدہ اور آنکھوں کو جسم کا ستارہ بنانا ہے جملہ امراض چشم کے لئے اکسیر ثابت ہو چکا ہے فی تولہ ۲/- روپے

کھوئی ہوئی طاقت
مایوس اور کمزور نوجوانوں کا زندگی بخش علاج
قیمت ایک روپیہ ۲۵ پیسے

اکسیر اٹھرا
بچے ضائع ہو جاتے ہوں پیدا ہو کر مرجاتے ہوں اس کا استعمال از حد مفید ہے مکمل کورس ۱۸ روپے

ادویہ ملنے کا پتہ:- **شفاخانہ رفیق حیات** رجسٹرڈ ٹرنک بازار سیالکوٹ

بجلی کا سامان تیار کرنے والی واحد فرم
ایس ایس آئی
خاص کوالٹی۔ پورسلین پلگ ۱۵ ایمپئر شو
شفیع سنز انڈسٹریز ریوڈس روڈ سیالکوٹ

زد جام بہ عشق
قوت پیدا کرنیکا مفید و مجرب نسخہ
قیمت ایک ماہ کورس /۲۰ روپے
دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ

ماہنامہ تحریک جدید

(سفر یورپ نمبر)

ماہنامہ تحریک جدید کا خاص نمبر "سفر یورپ" شائع ہو گیا ہے خریداران سے درخواست ہے کہ جلسہ سالانہ کے موقع پر جلسہ گاہ کے باہر ہمارے دفتر سے رسالہ حاصل کریں نیز جن احباب کا چندہ ختم ہو چکا ہو وہ اپنا چندہ جلسہ کے ایام میں دفتر رسالہ تحریک جدید بیرون جلسہ گاہ میں جمع کرا دیں۔ (مینیجنگ ایڈیٹر)

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں

اعلان نکاح

میری لڑکی عزیزہ محمودہ بیگم بی اے کا نکاح ہمراہ چوہدری نثار احمد ریسرچ آفیسر گلاسی کے پسر چوہدری عنایت احمد صاحب مرحوم سابق جاگو والی مورخہ ۱۸/۱۱/۶۷ کو چک نمبر ۱۲/۶ میں مولوی برکت اللہ محمود صاحب مربی اوکاڑہ نے بعوض مبلغ /۱۵۰۰ (پندرہ صد) روپے حق مہر پڑھا۔ درخواست دعا فرمادیں اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو بابرکت بنائے آمین۔ (الراقم چوہدری فضل احمد چک ۷- ۱۱/R سابق حال راولپنڈی مکان B ۵۵۰ ٹرنک بازار راولپنڈی)

ولادت

مورخہ یکم نومبر کو اللہ تعالیٰ نے مکرم شیخ عبدالرشید صاحب ایس ڈی او پبلک ہیلتھ انجینئرنگ چکوال کو دو بچیوں کے بعد پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ بچے کا نام حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے ہارون رشید تجویز فرمایا ہے نومولود مکرم شیخ سلطان علی صاحب درالیمن ربوہ کا پوتا ہے اور مکرم شیخ سردار علی صاحب کا نواسہ ہے احباب کرام دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو بلند اقبال اور خادم دین بنائے نیز لمبی عمر عطا فرمائے۔ (آمین)

(خاکسار محمد اسلم قریشی شاہد مربی چکوال)

ضروری اطلاع: الفضل کے جو ایجنٹ حضرات اپنے بلوں کی رقوم بذریعہ بنک ڈرافٹ بھجواتے ہیں وہ از کرم آئندہ اپنے ڈرافٹ آسٹریلیشیا بنک لمیٹڈ چنیوٹ کے ذریعہ بھجوایا کریں کسی اور بنک کے ذریعے ڈرافٹ نہ بھجوائیں۔ (مینیجر الفضل ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رمضان میں غرباء کے ساتھ ہمدردی کا احساس بڑھ جاتا ہے

بخیل کا بخل کم ہو جاتا ہے اور سخی پہلے سے بھی بڑھ کر سخاوت کرتا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ رمضان کی برکات بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"چوتھی بات روزے اور تقویٰ میں تعلق کی یہ ہے اور اس پر میں نے پچھلے سال بھی زور دیا تھا کہ بعض باتیں ذاتی ہوتی ہیں اور بعض باہر سے آتی ہیں بعض قسم کی نیکیوں کا علم احساسات اور علم کے ذریعہ ہوتا ہے اور جب تک علم نہ ہو انسان نیکیوں سے محروم رہ جاتا ہے امراء کا طبقہ عام لوگوں کی حالت سے ناواقف ہوتا ہے۔ بات یہ ہے کہ جسے کوئی تکلیف نہ پہنچی ہو اسے اس کا احساس نہیں ہوتا۔ امراء چونکہ ان حالات میں سے نہیں گزرتے جن میں سے غرباء کو گزرنا پڑتا ہے اس لئے ان کی تکالیف کا احساس نہیں ہوتا۔ مثلاً امیروں کو بھوک کی شکایت نہیں ہوتی ان کو اگر شکایت ہوتی ہے تو بدہضمی کی ہوتی ہے اور ان کو معدہ کی طاقت کی دوائیں استعمال کرنے کی ضرورت ہوتی ہے وہ اگر نوکر سے ایک منٹ کھانا لانے میں دیر ہو تو خفا ہوتے ہیں اور اگر کہا جائے کہ وہ روٹی کھا رہا ہے تو کہتے ہیں کیا وہ مرنے لگا تھا۔ پھر کھا لیتا کیونکہ ان کو بھوک کا احساس نہیں ہوتا۔ ان کو غریبوں کے حالات کا پتہ نہیں ہوتا۔ غریبوں کو رات رات بھر جاگتے ہیں مگر ان کو اس تکلیف کا احساس نہیں ہوتا۔ ان کو کوئی خبر نہیں ہوتی کہ ایسے لوگ بھی ہیں جن کو کھانا نہیں ملتا مگر جب امراء کو رمضان میں کہا جاتا ہے کہ رات کو جاگیں اور ان کو سحری کے لئے رات کو جاگنا پڑتا ہے اور ان کے آرام میں خلل آتا ہے تب ان کو دوسروں کے جاگنے کی تکلیف کا احساس ہوتا ہے وہ کھانا کھاتے ہیں مگر ان کے کھانے کے وقت کو دو وقت میں مقید کر دیا جاتا ہے کہ صبح سحری کے وقت اور بعد افطار وہ اس وقت کو اس خیال سے کاٹتے ہیں کہ کھانے کے لئے چیزیں تیار ملیں گی اور صبح کو پراٹھے کھاتے ہیں لیکن غریب جس کو کوئی توقع نہیں ہوتی کہ آج اس کو ملے گا بھی یا نہیں اس کی تکلیف کا احساس ہوتا ہے۔ کیونکہ امیر سمجھتا ہے کہ ہم گھڑیاں گنتے ہیں کہ کب موذن اذان کہے اور ہم کھانا کھائیں۔ لیکن غریب کی حالت یہ ہے کہ اس کو پتہ ہی نہیں ہوتا کہ ابھی کتنی راتیں اور کتنے دن اس طرح گزارنے ہیں پھر اگر کوئی بیمار ہو تو روزہ نہیں رکھتا مگر غریب کو اپنی بیماری یا بچوں کی بیماری میں جہاں غذا کی تکلیف ہوتی ہے وہاں دوائی کے لئے بھی پاس کچھ نہیں ہوتا۔ اگر غریب بیمار ہو تو ڈاکٹر اپنے فرض کے مطابق اس کو کہے کہ دودھ پیو تو وہ شرمندہ ہو کر گردن جھکا لے گا کہ مجھے تو روٹی بھی نہیں ملتی دودھ کہاں سے لاؤں۔ ڈاکٹر اس کو چاول بتائے گا مگر اس کے گھر تو آٹا بھی نہیں ہوگا۔ پھر امیر کا روزہ اسی کا روزہ ہے مگر غریب کی بھوک میں اس کے بال بچے بھی شامل ہوتے ہیں امیر خود نہیں کھاتا مگر اس کے بال بچے کھاتے پیتے ہیں اس لئے امیر کی تکلیف اس کے اپنے جسم تک محدود ہے مگر غریب کی تکلیف اس کے جسم سے گزر کر اس کی روح تک اثر کرتی ہے کیونکہ وہ اپنے ساتھ اپنے بچوں کو بھی بھوکا دیکھ کر ایک اور تکلیف اٹھاتا ہے۔ پھر امیر کے لئے بھوک مٹانے کا وقت ہر لمحہ قریب آ رہا ہوتا ہے لیکن غریب کے لئے کھانا ملنے کا وقت قریب آنے کی امید نہیں ہوتی لیکن جب امیر خدا تعالیٰ کے لئے روزے رکھتا ہے تو اسے غریبوں کی تکلیف کا احساس ہوتا ہے اور سخاوت کرتا ہے اور سخاوت اس کو تقویٰ کی طرف لے جاتی ہے۔

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق احادیث میں آتا ہے کہ آپ روزوں میں بہت زیادہ سخاوت کرتے اور غرباء و مساکین کی خبر گیری فرماتے تھے اس کا یہ مطلب نہیں کہ آپ رمضان کے علاوہ سخاوت نہ کرتے تھے ہمیشہ ہی سخاوت کرتے تھے مگر رمضان کے دنوں میں آپ کو اور زیادہ احساس غرباء کے حال کا ہو جاتا تھا۔ تو روزہ سے ہر شخص میں اس کی حالت کے مطابق غرباء سے ہمدردی کا احساس بڑھ جاتا ہے۔ کیونکہ انسان سمجھتا ہے کہ جب میں ایک مہینہ میں اس قدر تکلیف اٹھاتا ہوں اور مجھ کو اس قدر تکلیف ہوتی ہے تو جن لوگوں پر ۱۲ مہینے ہی یہ کیفیت گزرتی ہے ان پر کیا حالت گزرتی ہوگی۔ اور ان کی تکلیف کا کیا اندازہ ہوگا۔

پس رمضان میں بخیل کا بخل کم ہو جاتا اور جو بخیل نہ ہو اسے سخاوت کی عادت پڑتی ہے اور سخی خدا تعالیٰ کی مخلوق سے اور زیادہ ہمدردی کرتا ہے اور اس طرح سخاوت اور ہمدردی کا جو انسان جو جزو ایمان ہے اس سے کام لینے کا خوگر ہو جاتا ہے۔

(روزنامہ الفضل ربوہ ۱۳ دسمبر ۱۹۶۵ء)

تمام ممالک کے احمدیوں کیلئے ایک ضروری اعلان

(محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد)

صدیوں سے نیک دل اور بزرگ مسلمان اپنے اپنے علاقوں میں مساجد تعمیر کرتے آئے ہیں اور تبرک کے طور پر بعض مساجد کے نام انہوں نے مسجد اقصیٰ کے نام پر بھی رکھے ہیں۔ چنانچہ سرنگاپٹم میسور (بھارت) میں ایک پرانی مسجد ہے جو مشہور غیور سلطان فتح علی خان ٹیپو مرحوم کے مقبرہ کے پاس ہے اس کا نام مسجد اقصیٰ ہے بھرت دیان (بھارت) میں ایک مسجد اقصیٰ موجود ہے، پاکستان میں دارالسلطنت اسلام آباد میں مسجد اقصیٰ کے نام سے ایک مسجد موجود ہے کراچی میں ناظم آباد میں ایک مسجد اقصیٰ موجود ہے۔ ان چند مساجد کا ہمیں علم ہو سکا ہے مگر غالباً ایسی مساجد ہر ملک میں ہوں گی جن کا نام مسجد اقصیٰ رکھا گیا ہے اس لئے تمام ممالک کے احمدیوں سے درخواست ہے کہ وہ اپنے اپنے علاقوں سے تحقیق کر کے مطلع فرمائیں کہ آیا وہاں پر بھی مسلمانوں نے اس متبرک نام پر اپنی مساجد کے نام رکھے ہیں اس بارے میں پوری معلومات ارسال فرما کر ممنون فرمائیں

(خاکسار ابوالعطاء جالندھری نائب ناظر اصلاح وارشاد ربوہ)

ضروری اعلان

نظارت تجارت وصنعت کی طرف سے مورخہ ۷ دسمبر ۱۹۶۷ء کو مغربی پاکستان کی بڑی بڑی مندرجہ ذیل جماعتوں کے سولہ امراء صاحبان کی خدمت میں سوالنامے اور اس سے متعلق چٹھی ارسال کی گئی تھی۔ مگر سوائے امراء صاحبان جماعت ہائے احمدیہ سرگودہا اور راولپنڈی کے اور کسی امارت کی طرف سے اطلاع نہیں ملی۔ براہ مہربانی مذکورہ سوالنامے کی رسید گی سے اطلاع دے کر ممنون فرمائیں اور اگر کسی امیر صاحب کو مزید کاپیوں کی ضرورت ہو تو نظارت ہذا کو اطلاع دے کر منگوا لیں۔ نیز اس سوالنامے کے جوابات بھی حاصل کر کے نظارت صنعت و تجارت کو جلد بھجوائیں:۔

جماعتوں کے نام:۔

پشاور۔ لائل پور۔ راولپنڈی۔ گوجرانوالہ

سیالکوٹ۔ گجرات۔ لاہور۔ ملتان

سرگودہا۔ ساہیوال۔ اوکاڑہ۔ کوئٹہ

سکھر بہاول پور حیدر آباد کراچی

ناظر صنعت وتجارت

صدر انجمن احمدیہ۔ ربوہ